بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات میں حالیہ پیش رفت اور مذاکرات کی بحالی کا اعلان درحقیقت امریکہ کے دباؤ کا نتیجہ ہے' جس کا مقصد کشمیر کے مسئلے کو جیسے تیسے حل کرا کر پاکستان کو اس کی ایٹمی صلاحیت سے دست برداری پر مجبور کرنا ہے۔ امریکہ کی حکمت عملی یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر کے حل سمیت اپنے باہمی تعلقات ''کچھ دو کچھ لو'' کے اصول کی بنیاد پر معمول پر لے آئیں۔ یوں پاکستان کی اس دلیل میں کوئی وزن نہیں رہے گا کہ اس کی ایٹمی صلاحیت ہندوستان کے خلاف ایک ڈیٹرنٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔ پاکستان کا ایٹمی پروگرام اپنی ابتداء ہی سے امریکہ اور مغربی ممالک کی نظروں میں بری طرح کھٹکتا رہا ہے۔ امریکہ کے نزدیک جوہری صلاحیت کے حوالے سے عراق' ایران اور لیبیا کا معاملہ ثانوی حیثیت رکھتا ہے اور اس ضمن میں اب ''Axis of Evil'' پاکستان ہی کو قرار دیا جا رہا ہے۔ ایران اور لیبیا نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ایٹمی میدان میں ان کی ترقی پاکستان ہی کی مرہون منت ہے' جس کے نتیجے میں ہمارے خلاف کارروائی کرنے کے لئے کافی مواد اکٹھا کیا جا چکا ہے۔ نہ صرف امریکہ بلکہ جاپان' جرمنی' فرانس اور روس بھی اس امر پر متفق ہیں کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو رول بیک کر دیا جائے اور ایک اسلامی ملک کے یہ زہریلے دانت نکال دیے جائیں۔ ہم نے بحیثیتِ قوم اللہ کی اس نعمت کا حق ادا نہیں کیا' چنانچہ قرائن یہی بتاتے ہیں کہ اس نعمت کے سلب ہونے کا وقت قریب ہے۔ مشیت ایزدی میں اس کی حفاظت منظور ہوئی تو بہتری کی کوئی صورت بھی نکل سکتی ہے لیکن بظاہر آثار کوئی حوصلہ افزا نہیں ہیں۔ ہم دلی کے لال قلعہ پر جھنڈا لہرانے کے نعرے لگاتے ہیں لیکن درحقیقت ہمارے اندر دم نہیں ہے کہ بھارت کا مقابلہ کریں۔ اس صورتحال سے نکلنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ ہم صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے وفادار بن جائیں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ان تمام باتوں کو ختم کر دیں جو اللہ اور اس کے رسول کو ناپسند ہیں۔ OO